اسلام میں بیٹی کا مقام

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

سرگودھا، پنجاب، پاکستان 0313.7013113

یہ تحریر بالعموم اہل اسلام کی تمام صالح بیٹیوں اور بالخصوص ان دو شہزادیوں سے منسوب کرتا ہوں۔

24 فروری 2022 بروز جمعرات میرے عزیز دوست مولانا محمد عدنان مدنی صاحب زید شرفہ آف جوہر آباد کی صاحبزادی ام ہانی عطاریہ اپنے والدین کو جدائی کا صدمہ دے کر اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئیں اور 7 مارچ 2022 بروز پیر شریف ضلع میانوالی میں ایک سفاک باپ نے اپنی پہلی اولاد بیٹی ہونے پر 7 دن بعد اس ننی سی جان کو 5 گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ اللہ ان بچیوں کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین

اولاد اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، خواہ بیٹا ہو یا بیٹی۔ اصل اولاد کا نیک وصالح ہونا ہے، بیٹے کو بیٹی پر یا بیٹی کو بیٹے پر کسی قسم کی برتری حاصل نہیں، البتہ اسلامی معاشرہ میں (جو حضور ﷺ کے دور میں تھا) بیٹی کو بڑی ترجیح دی جاتی تھی۔ بیٹی کو حضور ﷺ نے رحمت فرمایا۔ حضور ﷺ اپنی بیٹی کو آتے ہوئے دیکھتے تو محبت میں کھڑے ہو جاتے۔ ان کی پیشانی چومتے اور پاس بٹھاتے، اسلام کے اندر بیٹی کو پالنا زیادہ ثواب کا کام ہے کیونکہ بیٹے پالنے سے آپ کا مستقبل میں فائدہ ہو گا کہ وہ کمائے گا، کھلائے گا۔ جبکہ بیٹی سے بظاہر یہ فوائد حاصل نہیں ہوں گے اور بیٹی کو آپ نے صرف اللہ کی رضا کی خاطر پالنا ہے۔ صرف اتنا عمل باپ اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار حائل کر دیتا ہے۔ ہماری بہتری کس میں ہے اِسے یقینا اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی پیدائش پر ان کے والدین کی خواہش بیٹے کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: "لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی" ترجمہ: لڑکا لڑکی جیسا نہیں۔

(سورۃ آل عمران: آیت نمبر: 36)

یعنی مریم کی قدر وقیمت خدا ہی جانتا ہے، جس طرح کے بیٹے کی تمہیں خواہش ہے وہ اس بیٹی کو کہاں پہنچ سکتا ہے۔ اور دوسری طرف جب زکریا علیہ السلام کے ہاں بڑھاپے تک اولاد نہیں تھی تو انھوں نے اپنے بڑھاپے کا سہارا اولاد نرینہ کی دعا کر کے مانگا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے کی بشارت بھی دی اور نام تک بتا دیا کہ بیٹا ہو گا اور نام اس کا یحیٰ ہو گا۔ اس لئے بیٹا یا بیٹی کو خاص کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے نیک صالح اولاد کی دعا مانگنی چاہیئے، اگرچہ کسی ایک کو خاص کر کے دعا مانگنا بھی جائز ہے۔ البتہ بیٹا ہو یا بیٹی، اللہ پاک کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہیئے اور ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر گزار بندہ بن کر

رَہنا چاہیئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾"

ترجمہ: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

اس آیت میں غور کریں تو اللہ نے بیٹی کا ذکر پہلے کیا ہے اور بیٹے کا بعد میں کیا ہے کیونکہ بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت ہے اور رحمت کے بغیر نعمت کا مزہ نہیں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، وہ مالِک ہے اپنی نِعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورَتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا لُوط عَلَیْہِ السَّلام وحضرتِ سیّدُنا شُعیب عَلَیْہِ السَّلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ سیّدُنا ابراھیم عَلَیْہِ السَّلام کے صرف بیٹے تھے کوئی بیٹی نہیں اور سیّدُ الانبیاء مُحمّدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کیساتھ ساتھ چار صاحِبزادیاں بھی عطا فرمائیں جبکہ حضرت سیّدُنا یحیٰ عَلَیْہِ السَّلام اور حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی کوئی اولاد ہی نہیں۔ (خزائن العرفان: صفحہ 777)

نیک بیٹیوں کا ثواب اور امید بیٹوں سے بہتر ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا" (سورۃ الکہف: آیت 46)

ترجمہ: مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقیات صالحات تمہارے رب کے ہاں ثواب اور امید کی رُو سے زیادہ اچھی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے "الباقیات الصالحات" کو ثواب اور امید کے اعتبار سے مال اور بیٹوں سے بہتر قرار دیا۔

"الباقیات الصالحات" سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں مفسرین کے ایک سے زیادہ اقوال ہیں۔ امام عبید بن عمیر کے قول کے مطابق ان سے مراد نیک بیٹیاں ہیں۔

چنانچہ علامہ قرطبی نقل کرتے ہیں، کہ انہوں نے آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "يَعْنِي الْبَنَاتِ الصَّالِحَاتِ هُنَّ عِنْدَ اللّٰهِ لِآبَائِهِنَّ خَيْرٌ ثَوَابًا، وَخَيْرٌ أَمَلًا فِي الْآخِرَةِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ۔" (تفسیر قرطبی: تحت الآیۃ، صفحہ 415)

یعنی نیک بیٹیاں آخرت میں ثواب کی امید کے اعتبار سے بیٹوں سے بہتر ہیں۔

بیٹی کی پیدائش پر غمگین ہونا کافروں کی صفات میں سے ہے جیسا کہ اللہ پاک نے مشرکوں کی اس بری عادت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ"

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوش خبری دی جاتی ہے، تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔ اسے دی گئی بشارت کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔ آیا ذلت کے باوجود اس کو [اپنے پاس] رکھ لے یا اسے مٹی میں ٹھونس دے۔ آگاہ رہو، کہ ان کا فیصلہ بڑا بُرا ہے۔ (سورۃ النحل: آیت 58،59)

اب بیٹی کے فضائل پر چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

امام احمد اور امام طبرانی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ۔"

بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو، کیونکہ یقیناوہ تو پیار کرنے والیاں اور قیمتی چیز ہیں۔

(مجمع الزوائد: کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، جلد 8، صفحہ 156)

حضور جانِ عالم ﷺ نے اس حدیث میں بیٹیوں سے نفرت کرنے سے منع فرمایا اور ان کی فطرت و حیثیت کو واضح فرمایا، کہ وہ تو اپنے والدین سے پیار کرنے والیاں اور قیمتی چیز ہیں اور آپ ﷺ کے اس فرمان مبارک سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ ان سے نفرت کرنے والا ان کی قدر و قیمت سے آگاہ ہی نہیں کیونکہ جو بھی اس سے آگاہ ہو گا، وہ ضرور ان سے محبت کرے گا۔

بڑے نادان ہیں وہ لوگ جو بیٹیاں ہونے پر روتے اور شکوہ شکایت کرتے ہیں حالانکہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بیٹے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اپنی بیوی اور اولاد کی محبت میں غرق ہو کر ماں باپ کو پوچھتے بھی نہیں ، شاذو نادر بیٹے ایسے ہوتے ہیں، جو صاحب اولاد ہو کر بھی اپنے ماں باپ سے محبت اور الفت رکھتے ہیں، برخلاف اس کے بیٹیاں زندگی تک اپنے ماں باپ کی محبت نہیں چھوڑ تیں اور ہمیشہ ان کی خدمت کرتی رہتی ہیں، مبارک ہے بیٹا یا بیٹی جو ہمارا رب اور ہمار ا مالک ہم کو عنایت فرمائے، اللہ تعالی سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ بیٹا ہو یا بیٹی صالح اور نیک بخت ہو۔ اور اگر بیٹا ہوا لیکن نکما اور نافرمان تو اس سے سو درجہ بیٹی بہتر ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

"مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

ترجمہ: جس کے پاس تین لڑکیاں ہوں، اور وہ ان کے ہونے پر صبر کرے ، ان کو اپنی کمائی سے کھلائے پلائے اور پہنائے، تو وہ اس شخص کے لیے قیامت کے دن جہنم سے آڑ ہوں گی۔

(سنن ابن ماجہ: جلد2، صفحہ212، باب بر الوالد والاحسان الی البنات، حدیث3669)

(مسند احمد: جلد28، صفحہ622، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، حدیث17403)

(الادب المفرد للبخاری: جلد1، صفحہ41، باب من عال جاریتین اوواحدۃ: حدیث76)

(شعب الایمان للبیہقی: جلد11، صفحہ148، باب حقوق الاولادوالاھلین، حدیث8317)

(تحفۃ الاشراف: حدیث:9921، ومصباح الزجاجۃ: حدیث1277)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لاَ يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاَثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ."

ترجمہ:"تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اوروہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا"۔ (جامع الترمذی: جلد4، صفحہ318، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، حدیث1912)

(مصنف ابن ابی شیبہ: جلد5، صفحہ211، باب فی العطف علی البنات: حدیث25438)

(الادب المفرد: جلد1، صفحہ46، باب من عال ثلاث اخوات، حدیث79)

(الأدب: صفحہ 130، حدیث5147، تحفۃ الاشراف:4041)

(الترغیب والترھیب: حدیث1973، السراج المنیر؛ جلد2، صفحہ1049)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ".

ترجمہ:" جو شخص لڑکیوں کی پرورش سے دوچار ہو، پھر ان کی پرورش سے آنے والی مصیبتوں پر صبر کرے تو یہ سب لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گی"۔

(جامع الترمذی: باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، جلد4، صفحہ319، حدیث1913)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ".

ترجمہ:"جس نے دولڑکیوں کی کفالت کی تو میں اوروہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے"، اورآپ نے کیفیت بتانے کے لیے اپنی دونوں انگلیوں (شہادت اور درمیانی) سے اشارہ کیا۔

(جامع الترمذی: باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، جلد4، صفحہ319، حدیث1914)

(تحفۃ الاحوذی: جلد6، صفحہ37، باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ، حدیث1914)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

"دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ."

ترجمہ: میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی دوبچیاں تھیں ، اس نے (کھانے کے لیے) کوئی چیز مانگی مگرمیرے پاس سے ایک کھجورکے سوااسے کچھ نہیں ملا، چنانچہ اسے میں نے وہی دے دیا، اس عورت نے کھجورکو خودنہ کھاکر اسے اپنی دونوں لڑکیوں کے درمیان بانٹ دیااور اٹھ کر چلی گئی، پھرمیرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، میں نے آپ سے یہ (واقعہ) بیان کیا تو آپ نے فرمایا:" جو ان لڑکیوں کی پرورش سے دوچارہواس کے لیے یہ سب جہنم سے پردہ ہوں گی۔ (صحیح بخاری:باب اتقواالنارولوبشق تمرۃ،جلد2،صفحہ110،حدیث1418)

(جامع الترمذی:باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ،جلد4،صفحہ319،حدیث1915)

(جامع معمر بن راشد:باب نفقۃ الرجل علی اھلہ،جلد10،صفحہ457،حدیث19693)

(مسند اسحاق بن راھویہ:من احادیث عن عائشہ،جلد9،صفحہ977،حدیث1696)

(مسند احمد:مسانید عائشۃ الصدیقہ،جلد42،صفحہ202،حدیث25332)

(البر والصلۃ للحسین:باب بر الوالدین والابناء والنفقۃ علیھم،جلد1،صفحہ77،حدیث148)

(مسند ابن حمید:من مسانید عائشۃ الصدیقۃ،جلد1،صفحہ429،حدیث1473)

(الادب المفرد:باب فضل من یعول یتیمالہ،جلد1،صفحہ71،حدیث132)

(مکارم الاخلاق للخرائطی:باب العطف علی البنات:جلد1،صفحہ213،حدیث648)

(صحیح ابن حبان:باب ذکر الاستتار من النار،جلد7،صفحہ201،حدیث2939)

(مسند الشامیین للطبرانی:الزھری عن عروۃ الزبیر،جلد3،صفحہ33،حدیث1752)

(مسند الشھاب للقضاعی:باب من ابتلی من ھذہ البنات،جلد1،صفحہ311،حدیث523)

(شعب الایمان للبیھقی:حقوق الاولادوالاھلین،جلد11،صفحہ142،حدیث8308)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَانَ لَهُ ثَلاَثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ".

ترجمہ:" جس کے پاس تین لڑکیاں، یا تین بہنیں، یا دولڑکیاں، یادوبہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اوران کے حقوق کے سلسلے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے"۔

(جامع الترمذی:باب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالأَخَوَاتِ،جلد4،صفحہ319،حدیث1916)

(مسند حمیدی:من احادیث ابی سعید الخدری،جلد2،صفحہ8،حدیث755)

(صحیح ابن حبان:ذکر ایجاب الجنۃ لمن اتقی اللہ فی الاخوات،جلد2،صفحہ190،حدیث446)

(شعب الایمان للبیھقی:باب حقوق الاولادوالاھلین:جلد11،صفحہ143،حدیث8310)

سیدناابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ عَالَ ثَلاَثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ"

ترجمہ: جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں (حسن معاشرت کا) ادب سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا رہا، تو اس کے لیے جنت ہے۔ (سنن ابوداوٗد: کتاب النوم، باب فی فضل من عال یتیما، جلد4، صفحہ 338، حدیث 5147)

(الآداب للبیہقی: باب فی رحمۃ الاولاد، جلد1، صفحہ 14، حدیث 23)

(شعب الایمان للبیہقی: باب حقوق الاولاد والاھلین، جلد 11، صفحہ 142، حدیث 8309)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من كفل يتيما له قرابة أو لا قرابة له فأنا وهو في الجنة كهاتين وضم أصبعيه ومن سعى على ثلاث بنات فهو في الجنة وكان له كأجر مجاهد فِي سَبِيلِ اللهِ عز وجل صائما قائما"

ترجمہ: جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنّت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا عزوجل میں اُس جہاد کرنے والے کی مِثل اَجْر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نَماز قائم کی۔

(الترغیب والترہیب: جلد3، صفحہ 46، حدیث 26، دارالکتب العلمیہ: بیروت)

(مسند البزار: مسند انس بن مالک، الجزء 17، حدیث 9689)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيهِنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، وَيَكْفُلُهُنَّ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ"، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ: فَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: "وَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ"، قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ، أَنْ لَوْ قَالُوا لَهُ وَاحِدَةً، لَقَالَ: "وَاحِدَةً"

ترجمہ: جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجِب فرمادیتاہے۔ یہ ارشاد نبوی سُن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورِش کرے ؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے بھی یِہی اَجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذِکر کرتے تو آپ ﷺ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔

(مسند احمد: مسند جابر بن عبد اللہ، جلد 22، صفحہ 150، حدیث 14247)

(مصنف ابن ابی شیبہ: فی العطف علی البنات، جلد5، صفحہ 222، حدیث 25440)

(جامع معمر بن راشد: باب نفقۃ الرجل علی اھلہ، جلد 10، صفحہ 458، حدیث 19697)

(البر والصلۃ للحسین: باب بر الوالدین والابناء والنفقہ علیہم، جلد1، صفحہ 99، حدیث 190)

(الادب المفرد: باب من عال جاریتین اوواحدۃ، جلد1، صفحہ 45، حدیث 78)

(مسند الحارث: باب ماجاء فی البنات، جلد2، صفحہ 850، حدیث 902)

(مسند ابی یعلیٰ: اول مسند ابن عباس، جلد4، صفحہ 342، حدیث 2457)

(معجم ابی یعلیٰ: باب المحمدین ﷺ، جلد1، صفحہ 58، حدیث 30)

(مکارم الاخلاق للخرائطی: باب العطف علی البنات، جلد1، صفحہ 211، حدیث 639)

(المجم الاوسط: من اسمہ محمد، جلد5، صفحہ226، حدیث5157)

(شرح السنۃ للبغوی: جلد6، صفحہ452، حدیث3351)

(المجم الکبیر للطبرانی: عن عوف بن عبد الرحمن، جلد18، صفحہ56، حدیث102)

(المستدرک علی الصحیحین: واما حدیث عبد اللہ بن عمر، جلد4، صفحہ195، حدیث7346)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ"

ترجمہ: بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور دوسرے کے حقوق دبانے اور جو چیز اپنی نہیں ہے اسے زبردستی حاصل کرنے کو حرام کیا ہے اور تمہارے لیے قیل و قال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

(صحیح بخاری: باب ماینھی عن اضاعۃ المال، جلد3، صفحہ120، حدیث2408)

(صحیح مسلم: باب النھی عن کثرہ المسائل، جلد3، صفحہ1341، حدیث593)

(مسند احمد: حدیث المغیرۃ بن شعبۃ، جلد30، صفحہ128، حدیث18192)

(الادب المفرد: باب نقش البنیان، جلد1، صفحہ234، حدیث460)

(السنن الکبری للبیہقی: کتاب الرقائق، جلد10، صفحہ382، حدیث11784)

(صحیح ابن خزیمہ: باب رخصۃ فی قراۃ القرآن، جلد1، صفحہ104، حدیث208)

(شرح مشکل الآثار: باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ ﷺ، جلد8، صفحہ220)

(صحیح ابن حبان: ذکر الاخبار عن تحریم اللہ، جلد12، صفحہ366، حدیث5555)

(المجم الاوسط: من اسمہ محمد: جلد7، صفحہ284، حدیث7484)

(المجم الکبیر للطبرانی: حمیری بن بشیر، جلد20، صفحہ226)

(شعب الایمان للبیہقی: باب تحریم الملائب والملاھی، جلد8، صفحہ489، حدیث6125)

(شرح السنۃ للبغوی: باب تحریم العقوق: جلد13، صفحہ16، حدیث3426)

صد کروڑ افسوس! بیٹیوں کے اس قدر فضائل ہونے کے باوجود آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد بیٹی کی پیدائش کو ناپسند کرنے لگی ہے! کاش! میری یہ فریاد ہر باپ تک پہنچ جائے کہ وہ بیٹی کی پیدائش کو بُرا نہ جانے، بیٹی سے محبت کرے، اُس پر شفقت کرے، اُسے ایذا نہ دے، (مَعَاذَ اللہ) اُسے قتل نہ کرے، بلکہ اُس کی قراٰن و سنّت کے مطابق بہترین تربیت کرکے آخرت میں ثواب کا مستحق بنے۔

اللہ مسلمانوں کو اسلام کی ان شہزادیوں کی قدر کرنے اور ان کی اسلامی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

6 شعبان المعظم 1442ھ، مطابق 8 مارچ 2021